رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — Regd. No. L. 5252

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ — خطبہ جمعہ ۱۶/- — فی پرچہ ۲/-

یوم: چہار شنبہ * ۲۶ شعبان سنہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۲۰ شہادت ۱۳۳۴ ہش * ۲۰ اپریل سنہ ۱۹۵۵ء | نمبر ۹۵

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۱۹ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی طرف سے جو تار موصول ہوئی ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

کراچی ۱۸ اپریل بوقت ساڑھے پانچ بجے شام۔ "اپنی صحت کے متعلق آج صبح حضور نے خود فرمایا کہ طبیعت بفضلہ کافی بہتر ہے"۔

اس سے قبل مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی طرف سے ۱۵ اپریل کی ارسال کردہ حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی:

"حضور ایدہ اللہ کی صحت اور طاقت آہستہ آہستہ بحال ہو رہی ہے کل حضور نے ظہر کی نماز پڑھائی"

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ — ھو النّاصر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام احباب جماعت کے نام

برادران۔ السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آج پندرہ تاریخ ہے۔ اور اگر خدا تعالیٰ نے خیریت رکھی تو ہم انشاء اللہ پندرہ دن بعد یعنی ۳۰ اور یکم کی درمیانی رات کو ہوائی جہاز سے روانہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل میں نے ظہر اور عصر کی نماز جمع کر کے جماعت کے ساتھ پڑھائی۔ گو میں سجدے اور رکوع کے درمیان بھول جاتا تھا مگر میں نے اپنے ساتھ دوستوں کو بٹھا دیا تھا۔ کہ مجھے یاد کراتے جائیں بہرحال چار رکعتیں کھڑے ہو کر میں پڑھا سکا آج جمعہ ہے اور انشاء اللہ ارادہ ہے کہ میں جمعہ کی نماز بھی پڑھاؤں۔ یہ بات میں بدپرہیزی سے نہیں کر رہا بلکہ ڈاکٹر نے مجھے حکم دیا ہے کہ جمعہ کی نماز پڑھاؤں اور یہ ڈاکٹر بھی غیر احمدی ڈاکٹر ہے احمدی نہیں گو اس نے تاکید کر دی ہے خطبہ اونچی آواز سے نہ ہو۔ لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ سے ہو۔ اور پانچ منٹ سے زیادہ نہ ہو۔ آدمی پاس بیٹھے رہیں۔ جو پانچ منٹ کے بعد روک دیں۔ پچھلے چند دنوں سے خدا کے فضل سے طبیعت اچھی ہوتی چلی گئی اگرچہ دل کی کمزوری کے دورے بعض دنوں میں ہوتے رہے۔ آج پہلی دفعہ ایک خواب چھوٹی سی آئی۔ اور مجھے یاد رہ گئی۔ میں نے دیکھا۔ کہ دو نوجوان مجھے ملنے آئے ہیں۔ اور میں نے ان کو ملاقات کا وقت دیا ہے اور ان کے ساتھ کوئی ان کے پروفیسر بھی ہیں۔ کچھ دیر کے بعد نیم خوابی کی حالت ہوئی۔ اور میں نے محسوس کیا کہ ابھی وہ طالب علم اور ان کے پروفیسر ملنے نہیں آئے اور میں نے اپنی بیوی کو کہا اور وقت پوچھا انہوں نے کہا گیارہ بجے ہیں۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ دو طالب علم جنہوں نے وقت مقرر کیا تھا وہ نہیں آئے۔ انہوں نے کہا نہیں آئے۔ پھر میں نیند کے زور سے دوبارہ سو گیا۔ بہرحال اُس وقت دماغ پر بوجھ کسی قدر کم معلوم ہوتا تھا۔ اور میں محسوس کرتا تھا کہ خیالات کے معطل ہونے کی جو کیفیت پیدا ہو گئی تھی۔ اس میں کمی آ گئی ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کا فضل ہے گو بہت آہستہ مگر پھر بھی طبیعت بحالی کی طرف مائل ہے۔ اگر انجمن اور تحریک کے افسروں نے مجھے دق نہ کیا۔ تو شاید صحت اور جلدی ٹھیک ہو جائیگی۔ وہ ضروری ہدایات پر عمل کرنے اور ضروری رپورٹیں بھیجنے میں کوتاہی کرتے ہیں۔ اور بہانہ یہ بناتے ہیں کہ آپ کی صحت کے پیش نظر ایسا کرتے ہیں۔ حالانکہ رپورٹ وقت پر آئے تو اس سے طبیعت میں سکون پیدا ہوتا ہے۔ بہرحال احباب دعا کرتے رہیں۔ یورپین ڈاکٹروں کی رائے کا علم تو وہاں جا کر ہی ہو گا۔ فی الحال ہوائی سفر کا طبیعت پر بوجھ ہے۔ کیونکہ مجھے اس کی عادت نہیں۔ تندرست آدمی بھی اس کا بوجھ محسوس کرتا ہے تو اعصابی بیمار تو اور بھی زیادہ کمزور ہوتا ہے۔ لیکن دوسرا کوئی راستہ اس وقت ممکن نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ خیریت سے پہنچائے اور خیریت سے واپس لائے۔ تو علاج اور دوستوں کی ملاقات طبیعت میں اچھی تبدیلی پیدا کر دیگی۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ اور آپ کو اپنے فرائض کے صحیح طور پر ادا کرنے کی توفیق دے اور اسلام سے ایسی وابستگی پیدا ہو کہ دنیا کا کوئی ظلم اور تشدد آپ کو اپنے عہد سے پھرا نہ سکے اور اللہ تعالیٰ ایسی عقل آپ کو عطا فرمائے کہ آپ کو وہ صحیح راستہ ہمیشہ روشن نظر آتا رہے۔ جو خدا تعالیٰ کے کاموں کو چلانے اور اسلام کے قائم کرنے میں ممد ہو سکتا ہے۔ والسّلام

خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۱۵/۴/۱۹۵۵

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

۱۶/۱

خطبہ جمعہ

ہمارے پاس ایک ایسا خزانہ ہے جو کسی کے پاس نہیں ہے اور وہ خزانہ دعا کا ہے

اس خزانہ کو مضبوطی سے پکڑو اور ہاتھ سے جانے نہ دو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۵ اپریل ۱۹۵۵ء بمقام مالیر کراچی

تشہد اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

پرسوں تک تو میں چارپائی پر بیٹھ کر نماز پڑھتا رہا۔ مگر کل جو لیڈی ڈاکٹر

علاج کے لئے

آئیں (میں ان کے والد صاحب مرحوم سے جو مولانا محمد علی صاحب مرحوم اور ڈاکٹر انصاری صاحب کے واقف اور دوست تھے۔ واقف تھا۔ انہوں نے اعصابی بیماریوں کے علاج کی تعلیم امریکہ سے حاصل کی ہے۔ نہایت سنجیدہ اور توجہ سے علاج کرنے کی عادت ہے۔ اس لئے کرنل سید صاحب سرجن سندھ نے میری گردن کے علاج کے لئے انہیں بھجوایا تھا) وہ گورنر جنرل کی بھی معالجہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں یہ ڈالا کہ انہوں نے مجھے کہا۔ کہ آپ باہر جا کر نماز پڑھا کریں۔ میں نے کہا کہ مجھے تو

باہر جانے میں کمزوری محسوس ہوتی ہے

لیکن انہوں نے کہا کہ آپ کو صرف سیڑھیوں سے اترنے کی تکلیف ہوگی۔ لیکن باہر جانے سے آپ کا دل بھی لگے گا۔ اور آپ کی جماعت کے دوست بھی خوشی محسوس کریں گے۔ پھر انہوں نے اصرار کیا۔ کہ کل جمعہ ہے آپ جمعہ کی نماز بھی پڑھائیں۔ میں نے کہا مجھے تو

گلے کی تکلیف ہے

اس لئے میں زیادہ بول بھی نہیں سکوں گا۔ لیکن انہوں نے اصرار کیا۔ کہ آپ تھوڑا بولیں۔ اس سے آپ کی جماعت بھی خوش ہوگی۔ اور آپ کی بھی تفریح ہو جائے گی۔ میں نے بتایا کہ مجھے تو لمبا بولنے کی عادت ہے۔ اور اگر بولنا شروع کروں۔ تو دیر تک بولتا چلا جاتا ہوں۔ انہوں نے پھر کہا کہ آپ اپنے پاس دونوں طرف دو آدمی بٹھالیں۔ جو تھوڑی دیر کے بعد کرتہ سے پکڑ کر آپ کو کھینچ کر بتا دیں۔ اور آپ

تقریر ختم کر دیں

میں نے کہا یہ کس کو جرأت ہو سکتی ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ آپ اپنے بیٹوں میں سے کسی کو پاس بٹھالیں۔ میں نے کہا میں تو ان کی طرف اگر غضب سے دیکھوں بھی تو وہ پہلے ہی بہت دور بھاگ رہے ہوں گے۔ لیکن چونکہ انہوں نے پھر بھی اصرار کیا۔ اس لئے میں نے خیال کیا کہ

یہ بھی کوئی الٰہی تحریک ہی ہوگی۔

اس لئے میں نے ان کی بات مان لی۔ اور فیصلہ کیا کہ میں جمعہ بھی پڑھاؤں گا۔

کل ظہر اور عصر کی نماز بھی میں نے اسی لئے باہر پڑھائی تھی۔ بہرحال اس طرح وہ بھی اس کے ثواب میں شریک ہو گئیں۔ اور آپ لوگوں کی بھی خواہش پوری ہو گئی۔

چند دنوں کے اندر اندر ہم انشاء اللہ چلے جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ کون ملے گا۔ اور کون نہیں۔

میں جاتے ہوئے

جماعت کے دوستوں کو نصیحت

کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ہمارے پاس ایک ایسا خزانہ ہے۔ جو کسی کے پاس نہیں ہے اور وہ خزانہ دعا کا ہے۔ ہم نے ہمیشہ اس سے پہاڑ اڑتے اور سمندر خشک ہوتے دیکھے ہیں۔ اس خزانہ کو مضبوطی سے پکڑو اور ہاتھ سے جانے نہ دو۔ ورنہ اس کی مثال ایسی ہوگی جیسے کسی کو سونے کی کان ملے۔ اور وہ اسے چھوڑ کر سمندر کے کنارے کوڑیاں چننے کے لئے چلا جائے۔

اب ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ وقت ختم ہو گیا ہے۔ اس لئے میں خطبہ ختم کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو

اور ہر حالت میں اور ہر موقعہ پر اور ہر زمانہ میں آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔

ضروری اعلان

حسب سابق مبلغین سلسلہ احمدیہ مہربانی کر کے رمضان المبارک میں اپنے اپنے مرکز میں قیام کریں۔ اور قرآن کریم کا درس دیں۔ احباب جماعت کو تحریک کی جائے۔ کہ رمضان المبارک کے برکات و فیوض سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ درس قرآن کریم میں تمام افراد بچگان و مستورات شامل ہوں۔ مناسب ہوگا۔ اگر احباب درس قرآن کریم اور دیگر ضروری مسائل کے نوٹ لینے کے لئے نوٹ بکیں بنالیں۔ یہ نوٹ قرآن کریم سمجھنے کے لئے بعد میں نہایت مفید ثابت ہوں گے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

درخواستِ دعا خاکسار کافی عرصہ سے نزلہ زکام میں مبتلا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت عطا فرمائے

بشیر احمد ربوہ

ولادت میرے لڑکے حمید الدین کے گھر بفضلہ تعالیٰ ۵۵-۴-۶ بروز بدھ لڑکا پیدا ہوا۔ احباب کرام دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ بچہ کو خادم دین بنائے۔ اور صحت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ روشن دین صراف اوکاڑہ

مصیبت زدگان زلزلہ کی مدد کے لئے

خدام الاحمدیہ کوئٹہ کی مساعی

از مکرم مہتمم صاحب خدمت خلق خدام الاحمدیہ مرکزیہ

(۲)

گزشتہ اشاعت میں احباب خدام الاحمدیہ کوئٹہ کی مساعی کی کچھ تفصیل ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ ذیل میں ان کی کارگزاری کی مزید تفصیل پیش کی جا رہی ہے۔

مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۵۵ء کو کلی کوڈال جانے کا پروگرام طے کیا گیا۔ اور تمام خدام مسجد احمدیہ میں جمع ہوئے۔ جناب امیر صاحب کی معیت میں دعا کی۔ اور ان کی نصائح کے بعد سائیکلوں پر مذکورہ گاؤں کی طرف روانہ ہوئے۔ جن خدام کے پاس سائیکل نہ تھے انہیں کرایہ پر سے کر مہیا کئے گئے۔ تمام خدام نے اپنا اپنا کھانا گھر سے ساتھ لیا۔ لیکن چائے کا انتظام مجلس نے اپنے ذمہ لیا۔ کلی کوڈال کوئٹہ سے قریباً ۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔

گاؤں میں پہونچتے ہی کام شروع ہو گیا۔ ایک صاحب غلام رسول نے اپنا مکان مکمل کیا ہوا تھا۔ اس کی چھت پر مٹی ڈلوائی گارے کے ساتھ لپائی کی گئی۔ جو کہ خدام نے خود تیار کیا۔ یہاں پر پانی کی قلت ہے۔ اور ایک پہاڑی نہر سے جسے وہاں کی زبان میں کاریز کہتے ہیں پانی لانا پڑتا ہے۔ کاریز سے پانی لا لا کر گارا تیار کرتے تھے۔ اور لپائی کرتے جاتے تھے۔ اس کے بعد غلام رسول صاحب کا ایک اور کمرہ جس کا رقبہ ۲۰×۱۵ تھا تعمیر کرنا شروع کیا۔ جس کے واسطے گیلیوں کو زمین پر گاڑ کر اس پر لکڑیوں کی تیلیاں نما چھت ڈالی گئی۔ جسے تاروں۔ پتیوں اور کیلوں سے مضبوط کیا گیا۔ دروازے اور کھڑکیاں لگائی گئیں۔ اور ٹین کی چھت ڈالی گئی۔ اطراف میں چادریں نصب کرکے کمرہ مکمل کر دیا گیا۔

نذر محمد نامی ایک اور نادار اور غریب آدمی اپنے مکان کی وجہ سے پریشان تھا اس کا کمرہ ۱۰×۱۵ گیلیاں نصب کرکے تعمیر کیا گیا۔ چھت ڈالی گئی اور اطراف میں چھت پر لپائی کرکے یہ بھی مکمل کیا گیا۔

ایک اور شخص کا کمرہ ۲۰×۱۲ کی تعمیر مکمل کی گئی۔ اس کے ڈھانچے پر لکڑی کی تختیوں کی چھت ڈالی گئی۔ جسے کیلوں کے ساتھ مضبوط کیا گیا۔ اور چھت اور اطراف میں گارے کے ساتھ لپائی کر دی گئی۔ ملک محمد موسےٰ ایک اور شخص کے کمرے کا ڈھانچہ تیار تھا۔ اس کے کمرے کی چھت ڈالی اور لپائی کر دی گئی۔ اس کے اطراف میں ابھی کچھ بھی نصب نہیں کیا گیا تھا۔ اس لئے یہاں بھی چادریں نصب کر کے لپائی کروائی گئی۔

ایک اور شخص عبد السلام خان کی چھت پر گارے اور مٹی کی لپائی کر کے چھت کو مکمل اور مضبوط کیا گیا۔ اس چھت کی پیمائش کوئی ۲۰×۱۴ ہوگی۔

اس کے علاوہ ایک اور شخص ملک بوستان کے عارضی کمرے کے ڈھانچے کی تکمیل کرکے چھت ڈالی گئی۔ اور مٹی ڈلوا کر لپائی کروائی گئی ہے۔

ڈاکٹر محمد منیر صاحب خدام کے ہمراہ تھے جنہوں نے گاؤں کے ۲۵ مریضوں کو دوائی دی۔ اور دیگر طبی امداد بہم پہنچائی۔

قریباً ۲½ بجے امیر صاحب جماعت خدام الاحمدیہ کا کام دیکھنے کے لئے مقام عمل پر تشریف لائے۔ آپ کے ہمراہ مسٹر محمد رفیق صاحب پراچہ ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کے نمائندہ بھی تھے۔ قائد صاحب نے دونوں احباب کو مقام عمل پر لے جا کر تمام کام کا معائنہ کروایا۔ اور صورت احوال سے آگاہ کیا۔ محترم امیر صاحب نے پراچہ صاحب کو خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی تنظیموں کی اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا۔ اور پراچہ صاحب کے متعدد استفسارات کے جواب قائد صاحب نے دیئے۔ اور اپنی تمام حالیہ مساعی سے بھی آگاہ فرمایا۔

اس موقعہ پر ایک دوست مسٹر اسے بلوچ نے کچھ رقم نذر کرنے کے بطور امداد پیش کئے

اس دن کے کام میں ۳۰ روپے کے کیل خدام الاحمدیہ نے اپنے پاس سے خرچ کئے۔ جو مختلف کاموں پر استعمال کرائے گئے۔ سارا دن قریباً آٹھ گھنٹے کام کیا گیا۔ مسٹر محمد صدیق صاحب حسب سابق خدام الاحمدیہ کے ساتھ تشریف لے گئے تھے۔ چالیس سے زائد خدام نے اس بابرکت کام میں حصہ لیا۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو اپنی برکات سے نوازے۔ اور انہیں بے غرضانہ خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ ان کا کام دوسروں کے لئے نمونہ ہو۔ اور باعث تقلید ہو۔

ابھی خدام الاحمدیہ نے اپنا کام ختم نہیں کیا ہے۔ خدام ایک عزم لے کر کھڑے ہوئے ہیں۔ اور اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد میں مصروف ہیں۔ لیکن احباب کو علم ہے کہ ان کے پاس مصارف اور اخراجات کی بہت کمی ہے۔ تعمیر کا کام بہت زر روپیہ چاہتا ہے۔ مقامی مجلس کے ذرائع بہت محدود ہیں۔ مرکز سے کچھ مدد بھجوائی گئی۔ مجلس کراچی اور راولپنڈی نے خدام کوئٹہ کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اور ایک معقول رقم بھجوائی۔ لیکن کا یہ مطلب نہیں کہ ان کی ضرورت پوری ہو گئی۔ جو کچھ آپ نے ملاحظہ فرمایا ہے۔ یہ ایک نمونہ ہے ابھی بہت کام باقی ہے۔ اس لئے اگر دوسری مجالس اور جماعتیں خدام الاحمدیہ کوئٹہ کی امداد فرمائیں تو یہ شکریہ کا باعث ہوگا۔ اور مجلس کوئٹہ کے کام کو بڑھانے کا موجب ہوگا۔

میں تمام مجالس اور جماعتوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ احباب جس قدر بھی ہو سکے۔ ان کی امداد فرما کر ممنون فرمائیں۔ اور عند اللہ ماجور ہوں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مامور من اللہ کیوں لوگوں سے مدد چاہتے ہیں؟

"اصل بات یہی ہے۔ کہ حقیقی معاون و ناصر وہی پاک ذات ہے جس کی شان میں نعم المولیٰ و نعم النصیر و نعم الوکیل ہے۔ دنیا اور دنیا کی مدد دیں ان لوگوں کے سامنے کالمیت ہوتی ہیں۔ اور وہ مردہ کیڑے کے برابر بھی حقیقت نہیں رکھتی ہیں۔ لیکن دنیا کو دعا کا ایک موٹا طریق بتلانے کے لئے وہ یہ راہ بھی اختیار کرتے ہیں۔ حقیقت میں وہ اپنے کاروبار کا متولی خدا تعالےٰ ہی کو جانتے ہیں۔ اور یہ بات بالکل سچ ہے۔ وھو یتولی الصالحین اللہ تعالےٰ ان کو مامور کر دیتا ہے۔ کہ وہ اپنے کاروبار کو دوسروں کے ذریعہ سے ظاہر کریں۔ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مختلف مقامات پر مدد کا وعظ کرتے تھے۔ اس لئے کہ وقت نصرت الٰہی کا تھا۔ اس کو تلاش کرتے تھے۔ کہ وہ کس کے شامل حال ہوتی ہے۔ یہ ایک بڑی غور طلب بات ہے۔ دراصل مامور من اللہ لوگوں سے مدد نہیں مانگتا۔ بلکہ من انصاری الی اللہ کہہ کر وہ اس نصرت کا استقبال کرنا چاہتا ہے۔ اور ایک فرط شوق سے بے قرار دل کی طرح اس کی تلاش میں رہتا ہے۔ نادان اور کوتہ اندیش لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ لوگوں سے مدد مانگتا ہے۔ بلکہ اسی طرح پر اس شان میں وہ کسی دل کے لئے جو اس نصرت کا موجب ہوتا ہے۔ ایک برکت اور رحمت کا موجب ہوتا ہے۔ پس مامور من اللہ کی طلب امداد کا اصل سر اور راز یہی ہے جو قیامت تک اسی طرح پر رہے گا۔

اشاعت دین میں مامور من اللہ دوسروں سے مدد چاہتے ہیں۔ مگر کیوں؟ اپنے ادائے فرض کے لئے تاکہ دلوں میں خدا تعالےٰ کی عظمت پیدا کریں۔ ورنہ یہ تو ایک ایسی بات ہے کہ قریب کفر پہنچ جاتی ہے۔ اگر غیر اللہ کو متولی قرار دیں۔ اور ان نفوس قدسیہ سے ایسا امکان؟ محال مطلق ہے میں نے ابھی کہا ہے۔ کہ توحید تب ہی پوری ہوتی ہے۔ کہ کل مرادوں کا معطی اور تمام امراض کا چارہ اور مداوا وہی ذات واحد ہو۔ لا الٰہ الا اللہ کے معنے یہی ہیں۔ صوفیوں نے اس میں الٰہ کے لفظ سے محبوب۔ مقصود مراد لی ہے۔

بے شک اصل اور سچ یونہی ہے۔ جب تک انسان کامل طور پر توحید پر کاربند نہیں ہوتا۔ اس میں اسلام کی محبت اور عظمت قائم نہیں ہوتی۔ اور پھر میں اصل ذکر کی طرف رجوع کرکے کہتا ہوں۔ کہ نماز کی لذت اور سرور اسے حاصل نہیں ہو سکتا۔ مدار اسی بات پر ہے کہ جب تک برے ارادے ناپاک اور گندے منصوبے بھسم نہ ہوں۔ انانیت اور شیخی دور ہو کر نیستی اور فروتنی نہ آئے۔ خدا کا سچا بندہ نہیں کہلا سکتا۔"

(ملفوظات)

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے انصار

(از حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی قادیان)

آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فداہ نفسی و روحی وجنانی کے اخلاق کی بابت سیدۃ النساء حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا گیا تھا۔ آپ نے جواب میں جو کچھ فرمایا تھا وہ یہ تھا کہ

"کان خلقہ القراٰن"

اور حقیقت یہ ہے۔ کہ اس سے بہتر جواب ممکن نہ تھا۔ یہی وہ جواب تھا جس میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سیرت و اخلاق کا صحیح حقیقی اور کامل و اکمل ترین نقشہ پیش کر دیا گیا تھا۔ یعنی یہ کہ حضور اللہ کریم کے تمام احکام کے عامل تمام حسنات کے حامل اور تمام نواہی سے مجتنب تھے۔ خداوند کریم نے جس کام کے کرنے کو فرمایا۔ وہ آپ بااحسن طریق کیا کرتے۔ اور جن امور سے روکا ہے۔ ان سے دور رہتے۔

انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر نہ کوئی خدا کا واقف نہ اس کے اسرار کو سمجھنے والا۔ کیونکہ خدا خود ان کو علم و عرفان دے کر اپنی معرفت کا جام پلاتا اور نورِ علم سے ان کے دلوں کو منور کرتا ہے۔ جس سے وہ خدا کی رضا و خوشنودی اور ناراضگی و عدم رضا کو پہچانتے ہیں۔ اور یہی نورِ معرفت اور نورِ علم ہوتا ہے۔ جو نورھم یسعیٰ بین ایدیھم و بایمانھم میں بیان ہوا۔

یہ دنیا کل کائنات اور سارا جہان خداوند عالم کے قول کی تفصیل و تشریح ہے۔ مگر اس تفصیل و تشریح کا پڑھنا اور جاننا خدا کے نبیوں کے بغیر جن کا معلم خود خدا ہوتا ہے۔ کسی کے اختیار و مقدرت میں نہیں۔ دنیا کے لوگوں کو سمجھانے اور سکھانے کے لئے اللہ کریم اپنے ان انبیاء و رسل کو مامور فرماتا ہے۔ جو خدا کے بتانے سے جانتے اور اسی کے سکھانے سیکھتے اور پھر پکار اٹھتے ہیں

ربنا ما خلقت ھٰذا باطلا

وہ خدا کی صفات کی مجسم تفسیر اور عالم صغیر ہو کر آتے اور اپنے نمونہ و عمل سے درسِ توحید درسِ معرفت اور درسِ حقیقت و طریقت دیا کرتے ہیں۔

صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین۔ سیدنا نبی امی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم عبادت و ریاضت اور ذکرِ الٰہی میں اتنے ہی آگے تھے جتنے آپ اس کی محبت و معرفت میں دوسروں سے بڑھے ہوئے تھے۔ دن کو عبادت میں محو اور رات شب بیداری اور عبادت و حمد میں منہمک رہتے اور اکثر آپ کے قدوم مبارک قیام اللیل کی وجہ سے متورم ہو جاتے۔ گریہ و بکا اور تضرع اور الحاح اتنا ہوتا کہ دیکھنے سننے والے اس کی تاب بھی نہ لا سکتے۔ سیدۃ النساء حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جیسی واقفِ اسرار اور رموزِ دین بھی بیقرار ہو کر بول اٹھتیں

یا رسول اللہؐ

کیا اللہ کریم نے آپ کے اگلے پچھلے سارے گناہ بخش نہیں دیئے؟ جواب اثبات میں پا کر عرض کرتیں۔ تو پھر آپ کیوں اتنا اضطراب اور تضرع و ابتہال فرماتے ہیں؟ فرمایا کرتے (صلی اللہ علیہ وسلم)

افلا اکون عبداً شکوراً

اے عائشہؓ یہ سب کچھ اس فضل و رحم کی شکر گذاری کے لئے کرتا ہوں۔

جنگ بدر کے وقوع سے قبل اللہ کریم نے جنگ کے تفصیلی نقشہ کے علاوہ نصرت و فتح اور فلاح و ظفر کے وعدے بھی فرما دیئے تھے۔ اور خدا کے انبیاءؑ سے بڑھ کر خدا کے وعدوں پر اور کس کو اعتماد و یقین ہو سکتا ہے۔ مگر جنگ جاری ہے۔ آپ ایک خیمہ میں بیٹھے۔

اللّٰھم ان اھلکت ھٰذہ العصابۃ فلن تعبد فی الارض ابداً

کہہ کر نہایت ہی عجز و نیاز سے دعائیں کر رہے تھے۔ اضطرار کا یہ حال تھا کہ چادر مبارک بھی کندھوں سے اتر اتر جاتی۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یہ حالت دیکھ کر عرض کیا۔

یا رسول اللہ

کیا خدا نے آپ سے فتح و ظفر کا وعدہ نہیں فرما رکھا۔ حضورؐ نے فرمایا:-

"ہاں خدا کا وعدہ تو ہے۔ مگر میں اس کی بے نیازی سے ڈرتا ہوں۔"

الغرض یہ لوگ جہاں عارف تر ہوتے وہاں ترساں تر بھی۔ متوکل ان سے بڑھ کر کوئی نہیں کیونکہ ان کو فتوکل علی اللہ کا حکم ہوتا ہے۔ مگر بہ بزرگان الٰہی ع

بر توکل زانوئے اشتر ببند

پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ توکل کے وہ معنی جو نیم ملّا یا خشک زاہد اور لنگوٹ بند کھکڑ لیتے اور ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ جاتے ہیں ان کے نزدیک غلط محض اور ناشکری کے مترادف ہیں۔ یہ بزرگ اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ اسباب کو باطل اور لغو نہیں جانتے۔ ان سے کام لیتے اور خوب لیتے ہیں۔ جو اسباب و ذرائع کسی غرض کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے بنائے اور مقرر فرمائے ہیں۔ ان کو پوری طرح جمع کرتے اور اسی طرح کرتے ہیں۔ کہ ظاہر بین ان کو اسباب پرست سمجھنے لگیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ان کا بھروسہ ان کا اسباب کی بجائے خدا پر ہوتا ہے۔ وہ تو عبد شکور بننے کی نیت و غرض سے یا پھر اپنے خدا کی غناء ذاتی سے خوف کھانے کے باعث اسباب کو جمع کرتے ہیں۔ تا جو کچھ وہ کر سکتے تھے۔ کر چکنے کے بعد اور جو کچھ ان کے پاس تھا دے چکنے کے بعد وہ اپنے خالق و مالک کے آگے دستِ دعا پھیلا کر مدد حاصل کر سکیں۔

یہی طریق ہمارے سید و مولیٰ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔ اور اسی منہاج پر حضور ہمیشہ کاربند تھے۔ بیماری میں علاج معالجہ اور دوائی درمن کی فراہمی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھتے۔ ڈاکٹر و طبیب اور وید و حکیم سے مشورہ فرماتے۔ پوری کوشش اور سعی بلیغ فرماتے۔ مقدمات میں وکیل۔ مختار اور منشی متصدی یا دوسرے قانون دانوں سے مشورہ فرماتے۔ اور نہایت ہوشیار جرنیل کی طرح ہر قسم کے ضروری اسباب مہیا فرمانے کی کوشش فرمایا کرتے۔ مگر

صحیح یہ ہے بھروسہ آپ کا

کسی سامان پر تھا نہ دوائی درمن پر نہ کسی وکیل منشی پر ہوا نہ کسی حاذق حکیم پر آپ جہاں موحد کامل تھے وہاں متوکل کامل بھی علیہ الصلوٰۃ والسلام عنا و عن الخلق اجمعین۔ آمین۔

مقدمہ کرم دین کے نام سے ایک مقدمہ جماعت میں معلوم و مشہور ہے۔ اس مقدمہ کے دوران میں منشی کرم علی صاحب کاتب کی شہادت کی ضرورت محسوس ہوئی۔ ستمبر یا اکتوبر ۱۹۰۳ء کا ذکر ہے کہ حسب معمول نماز مغرب کے بعد حضور اپنی کشتی نما مسجد۔ مسجد مبارک کی بالائی چھت پر رونق افروز تھے۔ دربار اپنی پوری شان اور تاب پر تھا کبار صحابہ اور خدام و غلام ہر طبقہ و رتبہ کے جمع تھے۔ اگلے روز مقدمہ مذکور کی تاریخ پیشی تھی۔ ضروریات اور انتظام سفر کے متعلق صلاح و مشورے جاری تھے۔ کہ اچانک حضور کو کوئی خیال پیدا ہوا۔

منشی کرم علی صاحب

کو یاد فرمایا۔ احباب نے عرض کی حضور وہ تو گوجرانوالہ گئے ہوئے ہیں۔ فرمایا۔

"ہمیں تو ان کی ضرورت ہے۔ کل کی پیشی میں ان کی شہادت کرانے کا خیال ہے۔"

حاضرین نے عرض کیا۔ حضور عشاء کا وقت ہو گیا ہے۔ گاڑی کوئی جاتی نہیں وہ کل نہیں پہنچ سکتے۔ اگلی تاریخ پر ان کی شہادت ہو جائیگی۔ حضور پُرنور نے پھر فرمایا

کوئی صورت ان کے آنے کی

ممکن ہو تو بہتر ہے۔ وہ کل ہی پہنچ جائیں شائد حاکم پھر موقع نہ دے۔ کیونکہ مخالفت پر تلا ہوا ہے۔

مگر دوستوں نے پھر وہی عرض کیا۔ جو پہلے کہہ چکے تھے۔ باوجود اس کے حضور نے پھر پہلے فرمان کو دہرایا۔ اور ضرورت کی شدت بیان فرمائی میں ابھی بچوں ہی میں شمار ہوا کرتا تھا۔ حضور کا فرمان بار بار میرے کان میں بھی پڑا۔ اور دل کے اندر بیٹھتا گیا۔ بزرگوں اور دوستوں کا جواب بھی سنا۔ اور میں اس پر غور میں مصروف تھا۔ آخر تیسری مرتبہ جب حضرت نے شدت ضرورت کا اظہار فرمایا۔ تو مجھ سے نہ رہا گیا۔ اور چونکہ اللہ تعالےٰ نے میرے دل میں یہ بات ڈال کر مجھے انشراح بخش دیا تھا۔ میں نے جرأت کی اور کھڑے ہو کر عرض کیا۔ حضور!

منشی کرم علی صاحب پہنچ سکتے ہیں

مگر بعد دوپہر پہنچیں گے۔ میرا کھڑا ہو کر حضورؑ کا لفظ زبان پر لانا تھا۔ کہ حضرت جو شاید پہلے ہی مجھ کو دیکھ رہے تھے۔ میری طرف متوجہ ہو گئے۔ اور ساری مجلس پر سناٹا چھا گیا۔ فرمایا ہاں میاں عبدالرحمٰن بیان کرو کہ وہ کیسے آ سکتے ہیں؟

میں نے عرض کیا حضور میں ابھی بٹالہ چلا جاؤں گا وہاں سے یکہ مل گیا تو بہتر ورنہ کوشش کروں گا کہ راتوں رات امرتسر پہنچ کر وہاں سے صبح کی نماز کے قریب لاہور اور گوجرانوالہ کو جانے والی گاڑی میں بیٹھ کر گوجرانوالہ آٹھ بجے پہنچ جاؤں گا اور اس طرح ان کو لیکر گورداسپور حاضر ہو جاؤں گا۔

میرا یہ بیان سنکر حضور بہت خوش ہوئے اور فرمایا:-

"رات کا وقت ہے۔ اکیلے جانا مناسب نہیں

میاں فتح محمدؐ

آپ میاں عبدالرحمٰن کے ساتھ چلے جائیں۔ امرتسر سے آپ لوٹ آئیں۔ میاں عبدالرحمٰن آگے اکیلے چلے جائیں ذرا ٹھیرو میں ابھی آتا ہوں"

حضورؑ مجلس میں سے اٹھ کر نیچے تشریف لے گئے۔ اور جلد ہی واپس تشریف لا کر مٹھی بھر روپے میرے ہاتھ میں دیئے۔ اور فرمایا

"جاؤ اللہ حافظ۔ ہم گورداسپور میں کل آپ کی انتظار کریں گے۔"

ہم نے دست مبارک کو بوسہ دیا۔ اور آنکھوں پر رکھ کر رخصت ہوئے۔

چودھری فتح محمد صاحب سیال جو آج کل ایڈیشنل ناظر دعوت و تبلیغ ہیں۔ اس زمانہ میں طالب علم تھے۔ مضبوط و چست و چاق۔ مخلص جوشیلے اور ایک فدا کار نوجوان تھے۔ ہم دونوں فوراً پہلے قادیان کے ایک یکہ بان کے ہاں گئے۔ اور کوشش کی کہ وہ ہمیں زیادہ نہیں تو بٹالہ ہی پہنچا دے۔ مگر اس کی لیت و لعل کو ہم برداشت نہ کر سکے۔ کیونکہ ہمارا ایک ایک سیکنڈ قیمتی تھا۔ رات اندھیری تھی۔ ہم دونوں پیدل

بھاگتے دوڑتے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ میں بٹالہ پہنچے۔ یکہ بانوں کے ساتھ بات چیت کی۔ اور اللہ تعالےٰ کا فضل ہوا۔ کہ ایک یکہ بان جو امرتسر ہی کا تھا۔ اتفاقاً مل گیا۔ اس کے ساتھ کرایہ طے کر کے اس کو تیاری کے لئے کہا۔ اور خود عشاء کی نماز میں مصروف ہو گئے۔ ہم نماز سے فارغ ہوئے۔ اور وہ اتنے میں تیار ہو گیا۔ سوار ہو کر

سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین۔

پڑھتے ہوئے امرتسر کو روانہ ہوئے۔ رات اندھیری تھی۔ اور یہ علاقہ خطرناک عموماً چوری ڈاکہ کی وارداتیں ہوا کرتیں۔ یکہ بان آگے اور ہم دونوں پیٹھ جوڑ کر دائیں بائیں ہوشیار و چوکس چلتے گئے۔ راستہ میں دو جگہ خطرہ معلوم ہوا۔ دائیں بائیں سے ظلماتی آدمی اٹھے۔ اور بڑھے مگر ہم تینوں خدا کے فضل سے چوکس تھے۔ گھوڑا گھوڑی کافی تیز تھی۔ ہم تک کوئی نہ پہنچ سکا۔ اور ہم بخیریت وقت پر امرتسر کے اسٹیشن پر پہنچ گئے۔ خدا کا شکر کیا۔ میں ٹکٹ لے کر اندر چلا گیا۔ اور چودھری صاحب محترم یکہ بان کے ساتھ شہر کو۔ تھوڑی دیر میں گاڑی آئی۔ اور میں بیٹھ کر دہی قرآنی دعا پڑھتا ہوا لاہور اور لاہور سے گوجرانوالہ پہنچا۔

گاڑی سے اتر دوڑتا ہوا شہر میں گیا۔ مگر جواب ملا۔ کہ وہ تو صبح ہی چلے گئے ہیں۔ کہاں گئے ہیں؟ اس سوال کے جواب میں ایک دوسرے مکان کا پتہ دیا گیا۔ مارا مارا وہاں پہنچا۔ مگر افسوس منشی صاحب وہاں بھی نہ ملے۔ لوٹ کر پہلے مکان پر آیا۔ ماجرا بیان کیا تو انہوں نے کہا۔ کہ تو پھر وہ

لمبانوالی چلے گئے

ہوں گے۔ وہ کدھر ہے؟ کیونکر پہنچوں؟ گھر والوں نے جواب دیا۔ کہ وزیر آباد یا گکھڑ کو جانے والے کسی یکہ میں بیٹھ کر راہوالی کے برابر اتر جانا وہاں سے سیدھا راستہ لمبانوالی کو جاتا ہے۔ یہ مقام گوجرانوالہ سے براستہ سڑک چار میل ہو گا۔ میں نے ان کی بات سُنی کچھ نہ سنی۔ اور یکوں کے اڈا کو دوڑا۔ جہاں ایک یکہ سواریوں کو لے کر روانہ ہو نکلا تھا۔ میں نے دوڑ کر اس سے کہا۔ کہ فلاں جگہ تک مجھے بھی لے چلو۔ اس نے انکار کیا اور کہا۔ کہ سواریاں پوری ہیں اور جگہ نہیں۔ میں نے چونکہ ضروری جانا تھا۔ کچھ خوشامد کی اور کہا گکھڑ کا کرایہ لے لو۔ اور لے چلو۔ میں پٹڑی پر پیر ٹکا کر ہی گذر کر لوں گا۔ پیسوں کے لالچ نے اس کو مجھ پر مہربان کر دیا۔ اور اس طرح میں اس یکہ میں بیٹھ راہوالی تک پہنچا۔ یکہ سے اتر پیسے اس کے حوالہ کر دیئے۔ میری ایک کھونڈی دبانس کی لکڑی جس کا ایک سرا گول مڑا ہوا تھا) یکہ بان کے ہاتھ میں تھی۔ جس سے وہ گھوڑے کو مار مار کر ہانکتا آیا تھا۔ بوجہ زیادہ لد گھوڑا کمزور تھا۔ نیز میری خاطر وہ کچھ جلدی پہنچانے کی بھی کوشش کرتا آرہا تھا۔

پیسے دے کر میں نے اپنی لکڑی مانگی تو وہ اڑ گیا۔ لکڑی اسے پسند آگئی تھی۔ اور نیت اس کی بدل چکی تھی۔ میری جلدی اور ضرورت کو اس نے بھانپ لیا تھا۔ اور جانتا تھا کہ یہ شخص ایک منٹ بھی اپنا ضائع نہ کرے گا۔

میں لکڑی مانگوں وہ انکار کرے۔ وہ وقت ایسا تھا کہ ایک منٹ کی تاخیر بھی لاکھوں کروڑ لکڑی کی قیمت سے کہیں زیادہ تھی میری غرض اور مقصد ہی فوت ہوتا تھا۔ آخر میں نے اس کشمکش میں پڑ کر اس سعادت سے محروم رہنا پسند نہ کیا۔ اور وہ پیاری لکڑی جو عموماً سفری تنہائی میں میری رفیق اور ضرورت میں بہترین حربہ و ہتھیار تھا۔ قربان کر کے لمبانوالی کو دوڑنے لگا۔

اللہ تعالےٰ نے بھی مدد فرمائی۔ زمین سمٹتی گئی یا سورج ہی ٹھہر رہا۔ میں گاؤں میں پہنچا۔ منشی صاحب کا مکان دریافت کر کے آواز دی۔ منشی صاحب میری آواز پہچان کر ننگے سر اور ننگے پاؤں دروازہ پر آئے۔ میں نے جلدی میں مقصد و غرض بتایا۔ اور فوراً آجانے کو کہا۔ صد ہزار شاباش اور درجات بلند ہوں

اس مرحوم و مغفور بھائی کے

کہ شاید ایک منٹ بھی نہ لیا ہو گا۔ کہ پگڑی جوتی اور کپڑا لے کر نکل آئے۔ اور میرے ساتھ واپس گوجرانوالہ سٹیشن کو دوڑنے لگے۔ دونو دوڑے اور خوب دوڑے۔ واپسی پر منشی صاحب ایک پگڈنڈی کے راستہ سیدھے سٹیشن گوجرانوالہ کو لائے۔ اور اللہ کا احسان ہوا۔ کہ

ادھر ہم پہنچے ادھر گاڑی

آگئی۔ جلدی سے ٹکٹ لے اور خدا کے نام پر سوار ہو کر شکرانے بجالاتے ہوئے گورداسپور کو روانہ ہو گئے۔ جہاں خدا کا اولوالعزم مامور اور رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ہماری انتظار میں تھا

الحمد للہ۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

کہ یہ مہم محض خدا کے فضل سے سر ہوئی۔ سیدنا حضرت اقدس کے حضور سرخروئی نصیب ہوئی حضور خوش ہوئے اور تبسم فرماتے ہوئے۔

جزاک اللہ جزاک اللہ

فرماتے اور دعائیں دیتے رہے۔

اسی کے علاوہ اسی مقدمہ کے دوران میں ایک رات بعد نماز عشاء گیارہ بجے رات کو حکم ہوا تھا کہ شیخ فضل الٰہی صاحب نمبردار فیض اللہ چک کی ضرورت ہے۔ برسات کے ایام اور اندھیری رات۔ ڈھاب تالاب پانی سے اٹے پڑے تھے رستے غائب سڑکیں گم تھیں مگر خدا تعالےٰ نے اس موقع پر بھی خارق عادت رنگ میں مدد فرمائی اور میں شیخ صاحب کو لے کر وقت پر پہنچ گیا تھا۔

تعمیل ارشاد میں انہوں نے بھی حسن محبت و اخلاص کا نمونہ دکھایا۔ قابل رشک ہے آفرین اور لائق درود ہے۔ خدا غریق رحمت فرمائے۔ آمین

ایک ضرورت سردار فضل حق صاحب کی ضرورت پیش آئی تھی۔ اس مقدمہ کی ذیل میں۔ قادیان سے دھرم کوٹ گیا۔ وہ نہ ملے بٹالہ واپس آیا نہ ملے۔ امرتسر گیا۔ وہاں بھی نہ ملے۔ آخر ترن تارن جا کر کچہری کی ایک کوٹھڑی سے ہاتھ آئے اسی طرح بعض اور سفر بھی ہیں۔ جو ان شاء اللہ کبھی پھر سہی۔

میں جہاں یہ دکھانا چاہتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کے کام کس طرح غیر معمولی رنگ اور خارق عادت طریق پر سرانجام پہنچانے کے پیدا کر دیا کرتا ہے۔ سورج اس کے لئے تھم جاتا اور زمین لپیٹ جایا کرتی ہے۔ وہاں یہ بھی بتانا مقصود ہے کہ حضور پر نور کو غلام بھی خدا نے کیسے اطاعت گذار اور فدائی عطا فرمائے ہوئے تھے جو راتوں کو بھی دن سمجھتے۔ اور ہر لحہ تیار بر تیار رہا کرتے تھے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

ایسے موقعوں پر جب کہ اللہ تعالےٰ کی غیر معمولی تائید اور خارق عادت نصرت کے سامان ہو جایا کرتے۔ تو حضور اکثر بطور شکر گذاری یہ فرمایا کرتے تھے:

”خدا کا کتنا فضل ہے کہ ہمیں ہر قسم کے آدمی عطا فرما رکھے ہیں“۔

اور حضور سب سے بڑھ کر عبد شکور تھے۔

میں ہمیشہ اس واقعہ کو یاد کر کے خود بھی حیران ہوا کرتا ہوں۔ اور جاننے سننے والے بھی تعجب ہی کیا کرتے کہ یہ ناممکن کام کیونکر ممکن ہو جایا کرتے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے:

”رعایت اسباب لازمی ہے۔ مگر ان پر انحصار رکھنا شرک۔ اور ان کو ترک کر دینا ناشکری“۔

اور آپ جو کچھ فرماتے اس کے مطابق عمل کر کے بھی دکھا دیا کرتے تھے۔

اللھم صلی علیہ و علی مطاعہ دائماً۔

آمین

انعامی تحریری مقابلہ

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے اس سال کل پاکستان بنیاد پر ایک تحریری مقابلہ منعقد کرانے کا فیصلہ ہے۔ مقابلہ کے لئے مضمون کا عنوان

”کمیونزم کا مقابلہ صرف مذہبی بنیادوں پر ہی کیا جا سکتا ہے“

مقرر کیا گیا ہے۔ اس مقابلہ میں صرف پاکستان کے خدام اور ممبرات لجنہ اماء اللہ پاکستان ہی شریک ہو سکتے ہیں۔ دو بہترین مضامین لکھنے والوں کو انعام دیا جائے گا۔ بہترین مضمون لکھنے والی خاتون کے لئے سپیشل انعام مقرر کیا گیا ہے۔ مضمون کم از کم ۸۰۰ اور زیادہ سے زیادہ ۲۵۰۰ الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ اور ۳۱ جولائی ۱۹۵۵ء تک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک یا دستی ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ کراچی احمدیہ ہال۔ میگزین لین کراچی ۳ کو پہنچ جانا چاہیئے۔ مضامین کے انتخاب میں مجلس کراچی کا فیصلہ حتمی ہو گا۔ بہترین مضمون اخبارات میں بھی شائع کر دئے جائیں گے۔

(نائب ناظم تعلیم ——— مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

پروگرام دورہ انسپکٹران تحریک جدید

احباب کرام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ذیل کے انسپکٹران تحریک جدید اپنے اپنے حلقہ میں چندہ تحریک جدید و چندہ مساجد ممالک بیرون کی فراہمی کے لئے دورہ کر رہے ہیں۔ جن جماعتوں میں وہ پہنچیں۔ عہدیداران جماعت مقامی متعلقہ سے توقع ہے کہ وہ ان سے پورا پورا تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

نمبر شمار	نام انسپکٹر	حلقہ
(۱)	چوہدری فیروزالدین صاحب امرتسری	اضلاع گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ
(۲)	چوہدری محمد نصیر صاحب	” سیالکوٹ۔ گجرات
(۳)	سید احمد شاہ صاحب	” منٹگمری۔ ملتان۔ ریاست بہاولپور
(۴)	مولوی بشیر احمد صاحب زاہد	” سرگودھا۔ لائل پور۔ جھنگ

(وکیل المال تحریک جدید)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ارشاد

احباب جلد سے جلد امانت خاص میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کریں

مخلصین جماعت نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا امانت خاص کے بارہ میں ارشاد گرامی روزنامہ الفضل میں پڑھ لیا ہوگا۔ نظارت بیت المال کی طرف سے فارم امانت خاص بھی جماعتوں کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ عہدہ داران اور مخلصین جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک میں خود حصہ لے کر اور دیگر احباب کو تحریص دلا کر ثواب دارین حاصل فرمائیں۔

پُر کردہ فارم اور روپیہ "افسر امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ" کے نام ارسال کیا جائے۔

ناظر بیت المال ربوہ

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ سال بھر میں اوّل و دوم آنے والی لجنات کے لئے قواعد بنائے جائیں۔ اور اس کے مطابق اوّل آنے والی لجنہ اماء اللہ کو انعام دیا جائے۔ متفقہ طور پر مندرجہ ذیل قواعد بنائے گئے ہیں جو لجنات اماء اللہ کی آگاہی کے لئے شائع کئے جا رہے ہیں۔

(۱) لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ماہانہ رپورٹ دفتر مرکزیہ میں باقاعدہ ہر اگلے ماہ کی دس تاریخ سے پہلے وصول ہوتی ہو۔

(۲) تمام ممبرات نے تحریک جدید کی مالی امداد میں حصہ لیا ہو۔

(۳) لجنہ اماء اللہ کے ذمہ لجنہ اماء اللہ کے کسی چندہ کا بقایا نہ ہو (بحساب یکم نومبر سے ۳۱ اکتوبر تک شمار کیا جائے گا۔ مسجد ہالینڈ کے لئے کیا ہوا وعدہ پورا کیا ہو یا وعدہ سے زائد آمدنی پیدا کر کے اشاعت اسلام کے لئے دی ہو)

(۴) لجنہ اماء اللہ میں مستورات کی تعلیم کا انتظام ہو۔ تعلیم سے مراد ناخواندہ کو اردو لکھنا پڑھنا سکھانا، سادہ قرآن مجید اور باترجمہ قرآن مجید سکھانا۔ نیز لجنہ اماء اللہ کے مقرر کردہ امتحانات میں ممبرات شامل ہوتی ہوں۔

(۵) لجنہ اماء اللہ نے تبلیغ کا کام شعبہ تبلیغ مرکزیہ کے پروگرام کے مطابق کیا ہو۔

(۶) لجنہ اماء اللہ نے تربیت و اصلاح کا کام شعبہ تربیت و اصلاح مرکزیہ کے پروگرام کے مطابق کیا ہو۔ بے پردگی کو دور کرنے کی کوشش کی ہو۔ اور حضرت امیر المومنین کے ارشاد کے مطابق ایک جوڑا بنانے کے اور سادگی کے اختیار کرنے کے پروگرام پر عمل کیا ہو۔

(۷) خدمت خلق کا کام مرکزیہ پروگرام کے مطابق کیا ہو۔

(۸) ناصرات الاحمدیہ قائم ہو اور اس کی بھی باقاعدہ رپورٹ مرکزی دفتر میں آتی ہو۔ ناصرات الاحمدیہ کا پروگرام شائع ہو چکا ہے جن لجنات کے پاس نہ ہو منگوا لیں۔

(۹) (الف) نمائش میں حصہ لیا ہو (ب) شوریٰ میں نمائندہ بھجوایا ہو۔

(۱۰) مصباح کی ترقی اور اشاعت میں حصہ لیا ہو۔

خصوصی نمایاں کام کیا ہو۔ ہر معیار کے دس نمبر ہوں گے۔ کل سو نمبر ۱۰۰

(لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان

صدر انجمن احمدیہ بکفالت جائداد بطور قرضہ تجارتی کچھ روپیہ لینا چاہتی ہے۔ جو صاحب استطاعت احباب اس موقعہ پر روپیہ لگانا چاہیں اس کی مقدار اور تاریخ سے اطلاع فرمائیں۔

نوٹ۔ جن احباب کی طرف سے پہلے اطلاع موصول ہو گی انہیں ترجیح دی جائے گی۔

ناظر بیت المال ربوہ

تحریک جدید چندے کو مضبوط کرنا ہر احمدی کا فرض ہے

"میں نے اس چندے کو لازمی کر دیا ہے" (حضور ایدہ اللہ تعالیٰ)

"بیرونی ممالک میں مشنری بھجوائے جائیں۔ لٹریچر بھجوایا جائے اور اسے پھیلایا جائے ...... کمیونزم کوئی نئی چیز نہیں۔ روس نے طاقت پکڑنے کے لئے ایک نئی تھیوری بنائی ہے۔

ہم نے اسلامی تعلیم کو پھیلانا ہے۔ دنیا کے پاس امن نہیں اور اسے اس وقت امن نصیب نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اسلام کی امن بخش تعلیم اس تک نہ پہنچے۔

دنیا اندھیرے میں ہے جو شخص اسلام کے سورج کو چڑھانے کے لئے مدد نہیں کرتا اور اسے تاریکی میں رکھنے کی کوشش کرتا ہے وہ اس کا خیر خواہ نہیں کہلا سکتا۔ اس وقت تیس ۳۰ یا پینتیس ۳۵ کے قریب مشن کھولے گئے ہیں جن میں سے اکثر تحریک جدید کے ذریعہ قائم کئے گئے ہیں۔ ان کو مضبوط کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ چھوٹا کام ہونے کی وجہ سے ابھی مرکزی خرچ زیادہ ہے۔ اگر کام زیادہ پھیل گیا تو یہ خرچ کم ہو جائیگا۔

اوّل ہمارا یہ فرض ہے کہ ہر مبلغ کو زیادہ سے زیادہ خرچ دیں۔ تا وہ نہ صرف یہ کہ خود اچھی طرح گذارہ کر سکے۔ بلکہ مختلف جگہوں پر دورے کر کے تبلیغ کو وسیع کر سکے۔ اسی طرح دوسرے ممالک سے مزید طالب علم بلائے جائیں۔ اور انہیں تعلیم دے کر تبلیغ کیلئے تیار کیا جائے۔ دوسرے ضروری لٹریچر تیار کیا جائے۔ تیسرے تحریک جدید کے چندہ کو مضبوط کیا جائے۔ اور انیسویں ۱۹ سال کے دور کو اس کا اختتام نہ سمجھا جائے۔ یہ دور تو ہمیں اس لئے ملا تھا کہ تم میں قربانیوں کی عادت پیدا ہو۔ اب میں نے اس چندہ کو لازمی قرار دیا ہے۔"

جماعت کے ہر مرد اور عورت کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔ اس میں حصہ لینے کے لئے پانچ روپیہ چندہ دینے کی شرط ہے۔ لیکن جو شخص پانچ روپیہ چندہ نہ دے سکے وہ دوسرے ساتھی سے مل کر پانچ روپیہ دیدے۔ لیکن یہ پانچ کا عدد حساب کی سہولت کے لئے قائم رہے گا۔ تحریک جدید میں اب بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ کوئی احمدی تحریک جدید سے باہر نہ رہے۔ اور وہ جو دور اول والے ہیں ان کے ذمہ اگر کسی سال کا بقایا بھی ہے تو ادا کریں تا اس سے تحریک جدید کے مبلغوں کو لٹریچر وغیرہ بھجوانے میں مدد حاصل ہو۔ اور ان کا نام بھی انیس سالہ فہرست میں آ جائے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

درخواستہائے دعاء

(۱) بندہ کے والد سید حافظ باغ علی شاہ صاحب آف معین الدین پور گجرات بیمار ہیں۔ اور دوسرا سید نذیر حسین شاہ صاحب آف گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بھی بیمار ہیں۔ دونوں کی صحت یابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

سید نذیر احمد شاہ (حال ملازم رائل پاکستان نیوی)

(۲) فدوی جے وی کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

عبدالحی احمدی متعلم جے۔ وی گورنمنٹ نارمل سکول مظفر گڑھ

اظہار تشکر و درخواست دعاء

گذشتہ دنوں میرے بچے گم ہو گئے تھے۔ وہ بزرگان سلسلہ اور محترم بہنوں کی ہمدردانہ دعاؤں سے بروز ہفتہ ۱۶ اپریل کو (مرشید ضلع لائلپور) سے دستیاب ہو گئے ہیں۔ میں سب بھائیوں اور بہنوں کا تہ دل سے شکر گذار ہوں اور مزید ملتمس ہوں کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو خادم دین بنائے۔ اور ہر حال میں ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔ نیز میرے رشتہ دار مطمئن رہیں۔

حلیمہ بیگم اہلیہ چودھری خیر الدین صاحب مرحوم کوٹھی حاجی غلام حمید باجوہ دارالصدر ربوہ

احمدی خواتین کے لئے قابل تقلید نمونہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک "امانت خاص" پر لبیک کہتے ہوئے محترمہ کنیز فاطمہ صاحبہ اہلیہ ماسٹر چراغ دین صاحب عارف والا اپنے آقا کی خدمت میں تحریر کرتی ہیں۔

"لبیک یا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضور کا پیغام اخبار الفضل میں دیکھ کر دل بہت ہی مایوس ہوا کہ کاش ہم غریبوں کے پاس بھی سرمایہ ہوتا اور ہم دل کھول کر آپ کی آواز مبارک پر قربانی کرتے۔ آخر سوچا کہ میرے پاس ایک ہی زیور ہے وہی فروخت کر کے حصہ لے لوں۔ چنانچہ وہ زیور کسی کو دے کر مبلغ یکصد روپیہ لے کر "امانت خاص" میں بھیج دیا ہے۔ اور انگلی میں لہو لگا کر شہیدوں میں نام لکھوایا ہے۔"

ناظر بیت المال ربوہ

وزیر اعظم مصر کرنل جمال عبدالناصر کو چین آنے کی دعوت

رنگون میں دونوں وزرائے اعظم کی بات چیت۔ تفصیلات نہیں بتائی گئیں

لندن ۱۸ر اپریل۔ قاہرہ ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ چینی وزیر اعظم مسٹر چو این لائی نے وزیر اعظم مصر کرنل جمال عبدالناصر کو چین آنے کی دعوت دی ہے۔ ریڈیو کے اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ رنگون میں دونوں وزرائے اعظم کی ملاقات میں متعدد اہم امور زیر بحث آئے۔ اس بات چیت میں مصر کے قومی رہنمائی کے وزیر میجر صلاح سالم بھی شریک ہوئے۔ دونوں وزرائے اعظم ایشیائی افریقی ممالک کی کانفرنس میں شرکت کے لئے بنڈونگ (انڈونیشیا) جاتے ہوئے رنگون میں ملے تھے۔ جہاں چار ملکوں بھارت برما۔ مصر اور چین کے وزرائے اعظم اکٹھے ہو گئے تھے۔ ریڈیو نے یہ نہیں بتایا کہ مسٹر چو این لائی اور کرنل جمال عبدالناصر نے کن امور پر غور کیا۔ نیز یہ کہ کرنل جمال عبدالناصر نے مسٹر چو این لائی کی چین آنے کی دعوت قبول کی ہے یا نہیں۔ اور اگر انہوں نے یہ دعوت قبول کر لی ہے۔ تو وہ کب چین جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

امریکہ میں بیرونی امداد کا نیا شعبہ

واشنگٹن ۱۸ر اپریل۔ صدر آئزن ہاور نے انکشاف کیا۔ کہ وہ تیس جون تک شعبہ بیرونی امداد کے فرائض کے لئے محکمہ خارجہ میں بیرونی امداد کا ایک نیا شعبہ قائم کر دیں گے۔ نئے شعبہ کا نام بین الاقوامی امداد کی باہمی تنظیم ہوگا۔ اور فوجی امداد کے پروگراموں کے سوا بیرونی امداد کے تمام پروگرام اس کی تحویل میں دے دیئے جائیں گے۔

چرچل کی انگلستان واپسی

لنڈن ۱۸ر اپریل۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ سابق برطانوی وزیر اعظم سر ونسٹن چرچل عام انتخابات میں حصہ لینے کے لئے سسلی سے جلد یہاں واپس پہنچ جائیں گے۔ جہاں وہ چھٹیاں منانے گئے ہوئے ہیں۔ سر ونسٹن آج کل سسلی میں تصویریں بنا کر وقت گزار رہے ہیں۔

نیوز ڈائرکٹر ریڈیو پاکستان کا عزم ہنڈونگ

کراچی ۱۸ر اپریل۔ ریڈیو پاکستان کے نیوز ڈائرکٹر مسٹر عبدالغنی اعرابی کل صبح یہاں سے بنڈونگ روانہ ہو گئے۔ جہاں وہ افریقی ایشیائی کانفرنس میں شرکت کریں گے۔

سولہ سو کالے برطانیہ جائیں گے

کنگسٹن ۱۸ر اپریل۔ اس ہفتے جمیکا کے تقریباً سولہ سو باشندے مستقل رہائش کے لئے برطانیہ چلے جائیں گے۔ ان میں سے کچھ تو براہ راست طیاروں کے ذریعے روانہ ہوں گے اور باقی ماندہ سمندر کے راستے جائیں گے۔

انگلستان کے عام انتخابات

۷ امیدوار جیل سے انتخاب لڑیں گے

بلفاسٹ ۱۸ر اپریل۔ ۲۶ر مئی کو ہونے والے انگلستان کے عام انتخابات کے سات امیدوار اس وقت جیل میں ہیں۔ اور اگر وہ منتخب ہو بھی گئے۔ تو وہ آئندہ پارلیمنٹ کی پانچ سالہ زندگی جیل ہی میں گذاریں گے۔ ری پبلکن انتہا پسند پارٹی انہیں شمالی آئرلینڈ میں اپنے امیدوار چنے گی۔ ان میں سے پانچ نے گذشتہ برس آرمیگ میں برطانوی فوجی بیرکوں پر حملے میں حصہ لیا تھا۔ ان قیدی امیدواروں کو صرف اپنے نامزدگی کے کاغذات پر دستخط کرنے ہوں گے۔ ری پبلکن انتہا پسند پارٹی شمالی آئرلینڈ کی تمام بارہ نشستوں کے لئے انتخابات لڑے گی۔

جنوب مشرقی افغانستان میں زبردست قحط

سرمایہ داروں نے صنعتوں میں سرمایہ لگانا بند کر دیا

کوئٹہ ۱۸ر اپریل۔ کابل سے اقتصادی بدحالی اور عام بیروزگاری کی خبریں یہاں برابر موصول ہو رہی ہیں۔ افغانستان کے جنوب مشرقی علاقہ میں زبردست قحط پڑ چکا ہے۔ جس سے ہزاروں اشخاص بے روزگار ہو چکے ہیں۔ اور عام اقتصادی اور معاشی بحران پیدا ہو چکا ہے۔ اس بحران کے سبب صنعتوں اور کاروبار میں سرمایہ داروں نے سرمایہ لگانا بند کر دیا ہے یہ بحران جنوب مشرقی علاقہ سے پھیل کر سارے افغانستان کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے۔ اور فاقہ زدہ لوگ اپنے اپنے شہروں کو چھوڑ کر کابل کا رخ کر رہے ہیں۔ جہاں پہلے ہی عوام اور چند شاہی حکمرانوں میں ٹھنی ہوئی ہے۔ افغانستان کی حکومت نے ان لوگوں کا کابل میں داخلہ بند کرنے کے لئے پولیس کے علاوہ فوج کی بھی خدمات حاصل کر لی ہیں۔

مرکزی اور صوبائی قوانین کی توثیق اور نفاذ

گورنر جنرل کا فرمان۔ دو آرڈی ننس نافذ کر دیئے گئے

کراچی ۱۷ر اپریل۔ گورنر جنرل نے کل رات ایک فرمان جاری کیا جس میں بتایا گیا تھا کہ جب تک دستوری کنونشن دوسرے انتظام نہیں کرتی اس وقت تک گورنر جنرل نے قوانین کی توثیق اور نفاذ کے سلسلہ میں ضروری اختیارات سنبھال لئے ہیں تاکہ آئینی اور انتظامی مشینری میں کوئی تعطل پیدا نہ ہو اور مفاد مملکت کا تحفظ ہو سکے۔

فرمان میں کہا گیا ہے " اس مقصد کیلئے ہنگامی اختیارات کے آرڈی ننس مجریہ ۱۹۵۵ء کے شیڈول میں مندرج قوانین شیڈول میں بیان کردہ تاریخوں سے جائز۔ اور نافذ العمل سمجھے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں فیڈرل کورٹ کی رپورٹ حتمی متصور ہوگی "۔ ان قوانین کی تعداد ۳۵ ہے۔ جس گزٹ میں فرمان کا اعلان کیا گیا ہے اس میں دو آرڈی ننس بھی شامل ہیں۔ ایک آرڈی ننس کی رو سے بعض ایسے قوانین کی توثیق کی گئی ہے جو مشرقی بنگال۔ پنجاب اور سندھ کے گورنروں کے بنائے ہوئے قوانین کو صوبائی اسمبلیوں کے منظور کردہ اور بعد ازاں گورنروں کی توثیق سے نافذ العمل قوانین متصور کیا جائے گا۔ اور ان کے جواز کو اس بنا پر عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکے گا کہ دستور ساز اسمبلی کے منظور کردہ کسی قانون کو گورنر جنرل کی منظوری حاصل نہیں ہوئی۔ دونوں آرڈی ننس بیک وقت نافذ العمل ہوں گے۔

بلوچستان میں خفیہ ذخائر کا انکشاف

کوئٹہ ۱۸ر اپریل۔ بلوچستان ریاستی یونین میں انتہائی اہم معدنی وسائل کا سروے کرنے والے بین الاقوامی ماہرین نے اپنی رپورٹ مکمل کر لی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ اگر ان ریاستوں میں خفیہ ذخائر کو کھود لیا جائے تو صرف ریاست قلات میں ہزاروں ہزار اشخاص کو بسایا جا سکتا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بلوچستان ریاستی یونین ریاستوں قلات خاران۔ مکران اور لس بیلا کی کل آبادی پانچ لاکھ ہے اور فی مربع میل ۷ اشخاص بستے ہیں۔ آبادی کی اکثریت بھوک اور فاقہ کشی کا شکار ہے۔ ماہی گیری اور کھیتی باڑی ان لوگوں کے پیشے ہیں۔ ان کا معیار زندگی بہت گرا ہوا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس کے باوجود ان چاروں ریاستوں میں اتنے قیمتی معدنی ذخائر ہیں۔ اور وہاں اتنی زیادہ افرادی طاقت ہے کہ سارے ملک کو اس سے بہت زیادہ فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اس وقت بہت سے ترقیاتی منصوبے زیر تکمیل ہیں۔ جن کے بعد وہاں کے لوگوں کا معیار زندگی بڑھ جائے گا۔

رہائی ---- اور ---- گرفتاری

حیدرآباد ۱۸ر اپریل۔ راولپنڈی سازش کیس کے جن دو قیدیوں کو حیدرآباد ڈسٹرکٹ جیل سے رہا کیا گیا تھا آج انہیں دوبارہ گرفتار کر کے اسی پرانی جیل میں نظر بند کر دیا گیا ہے۔

غازہ میں مصری یہودی سرحد

اقوام متحدہ کی نگران چوکیوں کا قیام

قاہرہ ۱۹ر اپریل۔ غازہ کے علاقہ میں یہودی اور مصری سرحد پر اقوام متحدہ کی نگران چوکیاں قائم کر دی گئی ہیں تاکہ اس علاقے میں کشیدگی کم ہو سکے یہ اقدام عارضی صلح کمیشن کے صدر میجر جنرل برنز نے مصری اور یہودی فوجی نمائندے کے مشورے پر کیا ہے۔

بھارت سے چائے کی برآمد میں کمی

نئی دہلی ۱۸ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ شمالی ہند سے گزشتہ سال چائے کی برآمد میں خاصی کمی ہوئی سنہ ۵۴-۱۹۵۵ء میں پہلے کی نسبت ایک کروڑ نوے لاکھ پونڈ کم چائے برآمد کی گئی۔

افسروں کا انتخاب مکمل ہو گیا

لاہور ۱۸ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مغربی پاکستان کی حکومت کے مختلف محکموں کے لئے افسروں کا انتخاب کرنے والی محکمہ جاتی کمیٹیوں نے اپنا کام مکمل کر لیا۔ اور اپنی رپورٹیں مسٹر این اے فاروقی سی ایس پی چیف سکرٹری نامزد حکومت مغربی پاکستان کو پیش کر دیں۔

سہروردی کا عزم ڈھاکہ

ڈھاکہ ۱۹ر اپریل پاکستان کے وزیر قانون اور عوامی مسلم لیگ کے صدر مسٹر حسین سہروردی آج صبح ڈھاکہ پہنچ گئے

افغانستان سے پہلا قافلہ پشاور پہنچ گیا

پشاور ۱۸ر اپریل۔ کابل سے پاکستانی سفارتی عملہ کے کنبوں کا پہلا قافلہ کل صبح چار بجے پشاور پہنچ گیا اس قافلے میں ۵۴ عورتیں اور بچے شامل تھے۔ قافلے نے طورخم کے مقام پر سرحد پار کی۔

بنڈونگ کانفرنس میں فلسطین اور شمالی افریقہ کے مسئلوں پر بھی بحث کی جائیگی

عراق اور مصر کے زور دینے پر یہ مسائل بھی ایجنڈے میں شامل کر لئے گئے

جاکرتا ۱۹ اپریل - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ بنڈونگ میں آجکل جو ایشیائی افریقی کانفرنس ہو رہی ہے - اس میں ایجنڈے کی تیسری دفعہ کے تحت فلسطین اور شمالی افریقہ کے مسئلوں پر بھی بحث کی جائے گی -

یہ دفعہ لوگوں کے حق خود اختیاری سے تعلق رکھتی ہے یہ مسائل عراق اور مصر کے زور دینے پر ایجنڈے میں شامل کر لئے گئے ہیں۔ کل عراقی وفد کے لیڈر جناب فاضل جمالی نے تقریر کرتے ہوئے اسرائیل کے وجود کو غیر قانونی اور جارحیت کا حامل قرار دیا اور اس بات پر زور دیا کہ جو کچھ عربوں کا حق ہے وہ انہیں واپس دلایا جائے۔ انہوں نے کہا اس وقت دنیا کو تین چیزوں سے زبردست خطرہ لاحق ہے اور وہ ہیں صیہونیت نو آبادیاتی نظام اور کمیونزم انہوں نے ان میں سے صیہونیت کو سب سے زیادہ تاریک ترین ظاہر کیا۔

امراء صاحبان اور مبلغین سلسلہ کے لئے ضروری اعلان

(از حضرت مرزا شریف احمد صاحب جائنٹ ناظر دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

اس سال مجلس مشاورت کے ایجنڈے میں یہ بات بھی شامل تھی کہ سلسلہ کے مبلغ انتظامی لحاظ سے مقامی امراء کے ماتحت کر دیئے جائیں۔ اس کے متعلق مجلس مشاورت میں گفتگو بھی ہوئی۔ لیکن مجلس مشاورت کی کوئی گفتگو فیصلہ کے معنے نہیں رکھتی۔ جب تک کہ مجلس مشاورت کی سفارش پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اس کو منظور فرما کر جاری کرنے کی ہدایت نہ فرمائیں۔

اس وقت تک اس سال کی مجلس مشاورت کے فیصلے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے سامنے نہ تو پیش ہوئے ہیں۔ نہ ہی آپ نے ان کے متعلق کوئی ہدایت جاری فرمائی ہے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ بعض جگہ امراء اور مبلغین کو یہ غلط فہمی نہ پیدا ہو جائے۔ کہ آئندہ مبلغین کے طریق کار میں کوئی تبدیلی کی گئی ہے۔ یہ اعلان کیا جا رہا ہے۔ مرکزی مبلغین کا طریق کار وہی ہوگا۔ جو آج تک رہا ہے۔ جس وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے فیصلہ سے اطلاع ملی۔ اس کو اخبار میں شائع کر دیا جائے گا۔ اور اس تاریخ سے ہی جماعت کو اطلاع دے دی جائیگی۔ جس سے نئے فیصلہ کا اگر کوئی ہوا اجراء ہوگا۔ بہر حال آج مبلغین اور امراء کی پوزیشن وہی ہے۔ جو اس سے قبل چلی آئی ہے۔ اور جو طریق آج تک رہا ہے۔ وہی رہے گا۔ جب تک کہ حضور کا نیا فیصلہ جاری ہو کر ہم تک پہنچ نہ جائے۔

تجارتی نرخ

لاہور مارکیٹ

گڑ -/۱۱ تا ۱۳/۸ روپے۔ شکر -/۱۴ تا -/۱۶ چینی دیسی -/۲۸ تا -/۳۰ تیل توریہ -/۴۳ تا ۴۴/۸ روپے۔ تیل بنولہ -/۶۹ تا -/۷۰ تیل ناریل -/۱۲۵ روپے۔ تیل تلی -/۷۰ روپے۔ سرخ مرچ -/۳۵ تا -/۵۰ روپے۔ کالی مرچ -/۲۵۰ تا -/۳۰۰ روپے۔ الائچی ڈوڈہ -/۳۲۰ روپے لونگیں -/۵۴۰ الائچی خورد -/۵ تا -/۶ روپے فی سیر۔ ہلدی -/۱۰۵ روپے نمک -/۲ تا ۱۰/۸ روپے دیسی گھی -/۱۶۷ تا -/۱۷۰ روپے۔ بناسپتی گھی ۳/۴ تا ۳/۵ روپے فی ٹین۔ ماش سیاہ ثابت ۱۲/۸ تا ۱۲/۱۲ تا ۱۳/۸ تا -/۱۴ روپے۔ مونگ ثابت ۹/۱۲ تا -/۱۰ روپے۔ مسور ثابت -/۸ روپے۔ چنے ۶/۱۰ تا ۶/۱۲ روپے۔ دال چنا ۱۰/۱۲ روپے۔ کابلی چنے -/۹ تا -/۱۴ روپے۔ گندم ۱۱/۴ تا ۱۱/۸ روپے دیسی صابن -/۳۸ تا -/۴۰ فی من۔ باجرہ ۸/۷ روپے